سوال

(945) مغربی سٹائلوں کے کپڑوں کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم خواتین ایک بڑی مشکل سے دوچار ہیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ اس بارے میں آپ کا تفصیلی واضح بیان سامنے آئے۔ اور وہ مشکل یہ ہے کہ عورتوں کے بیشتر کپڑے مغرب سے آتے ہیں۔ ان کے پہننے میں اولا تو ان کفار کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے، پھر وہ عورتوں میں اس قدر عام ہو جاتے ہیں کہ ان ہی کا رواج اور فیشن ہو جاتا ہے اور ہر طرف یہی نظر آتے ہیں۔ اور یہی کچھ حال بالوں کے اسٹائلوں کا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ ان کپڑوں کا کیا حکم ہے جبکہ ان میں مغربی تہذیب و ثقافت واضح نظر آتی ہے جسے عقل صحیح اور فطرت سلیمہ کسی طرح قبول نہیں کر سکتی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(ممنوعہ) تشبہ اور مشابہت سے مراد وہ مشابہت ہے جو کسی ایسے کام میں ہو جو صرف اس مشبہ بہ سے خاص ہو (یعنی جس کی مشابہت کی جا رہی ہے، وہ چیز اور کام صرف اسی سے مخصوص ہو)۔ اگر یہ چیز مشبہ بہ سے خاص نہ ہو بلکہ مسلم، غیر مسلم سب میں عام اور منتشر ہو تو پھر دیکھا جائے گا کہ آیا اس میں کوئی اور چیز باعث حرمت تو نہیں؟ مثلا لباس اس قدر تنگ ہو (کہ شرعی اعتبار سے جسم کو کماحقہ نہ ڈھانپتا ہو) یا اس میں کوئی تصویر وغیرہ ہو۔ ورنہ اصل قاعدہ کی رُو سے یہ چیزیں حلال ہیں، حتیٰ کہ ان کے حرام ہونے کی کوئی دلیل مل جائے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

قُل مَن حَرَّمَ زينَةَ اللَّهِ الَّتى أَخرَجَ لِعِبادِهِ وَالطَّيِّبـٰتِ مِنَ الرِّزقِ ... ٣٢ ... سورة الاعراف

’’آپ ان سے پوچھیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جو زینت اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں پیدا کی ہیں، انہیں کس نے حرام کیا ہے۔‘‘

اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ عورتوں کو اپنے وہ قدیم اور اسلاف والے باپردہ لباس پہننے چاہئیں جن میں کافر عورتوں سے کوئی مشابہت نہیں ہوتی۔ جب کہ ان موجودہ لباسوں سے ہر کوئی دیکھنے والا پہلی نظر میں یہی سمجھتا ہے کہ یہ کوئی مغربی عورت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا]

صفحہ نمبر 675

محدث فتویٰ